

سورة الانفال رکوع نمبر: 6

(آیت نمبر 45 تا 48)

مشقی الفاظ معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
اتراتے ہوئے	بَطَرًا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے	فَتَفَشَلُوا	تو ثابت قدم رہو	فَأَثْبِتُوا
وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا	نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ	آمنے سامنے ہوئے	تَوَّأَيَاتٍ	معاون اور حمایتی	جَارٌ

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	أَمِنُوا	إِذَا
اے	لوگو	جو ایمان لائے	جب

مومنو! جب

لَقَيْتُمْ	فِتْنَةً	فَأَثْبِتُوا	وَادْكُرُوا	اللَّهُ	كَثِيرًا	لَعَلَّكُمْ
تمہارا مقابلہ ہو	جماعت	تو ثابت قدم رہو	اور یاد کرو	اللہ کو	بہت	تا کہ تم

(کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ

تَفْلِحُونَ (45)	وَاطِيعُوا	اللَّهُ	وَرَسُولَهُ	وَلَا تَنَازَعُوا	فَتَفَشَلُوا	وَتَذْهَبَ
کامیاب ہو جاؤ	اور حکم مانو	اللہ کا	اور اس کے رسول	اور نہ جھگڑا کرو آپس میں	پس تم بزدل	اور جاتی رہے گی

مراد حاصل کرو۔ (45) اور خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے

رَبِّخُكُم	وَاضْبِرُوا	إِنَّ	اللَّهُ	مَعَ	الضَّعِيفِينَ (46)	وَلَا
تمہاری ہوا	اور صبر کرو	بے شک	اللہ	ساتھ	صبر کرنے والوں کے	اور نہ

اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کو مددگار ہے۔ (46) اور اُن لوگوں جیسے نہ

تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	خَرَجُوا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَرِنَائٍ	النَّاسِ
ہو جانا	ان جیسے جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے ہوئے	اور دکھانے کے لیے	لوگوں کو

ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے

وَيَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	وَاللَّهُ	بِمَا	يَعْمَلُونَ	مُحِيطٌ (47)	وَإِذْ
اور روکتے ہیں	راستے سے اللہ کے	اور اللہ	ساتھ اس کے جو	کرتے ہیں	احاطہ کیے ہوئے ہیں	اور جب

اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا اُن پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (47) اور جب

زَيْنَ	لَهُمْ	الشَّيْطَانُ	أَعْمَالُهُمْ	وَقَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمْ
خوش نما کر دیے	ان کے لیے	شیطان نے	ان کے اعمال	اور کہا	غالب نہیں	تم پر

شیطان نے اُن کے اعمال اُن کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا

سورة الانفال رکوع نمبر 6

قرآن مجید

النَّاسِ	وَالنَّاسِ	جَازَلَكُمْ	فَلَمَّا	تَوَاتَتْ
لوگ	اور بے شک میں	رفیق ہوں تمہارا	پس جب	سامنے

اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں

الْفِتْنِ	نَكْصَ	عَلَى	عَقِبِهِ	وَقَالَ	الْنِ	بَرِيءِ
دونوں فوجیں	پھر گیا	پر	اپنی ایڑیوں	اور کہا	بے شک میں	الگ ہوں

تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔

فَنَكُمْ	إِنِّي	أَزَى	مَا	لَا	تَرُونَ	إِنِّي
تم سے	بے شک میں	دیکھتا ہوں	جو	نہیں	دیکھتے تم	بے شک میں

میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو

أَخَافُ	اللَّهُ	وَاللَّهُ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ	(48)
ڈرتا ہوں	اللہ سے	اور اللہ	سخت	عذاب کرنے والا	

خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (48)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 45

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کرو۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو لڑائی کے وہ آداب بتائے جا رہے ہیں جن کی بدولت اہل ایمان جنگ جیت سکتے ہیں۔ سب سے پہلی بات ثابت قدمی اور استقلال ہے، کیونکہ اس کے بغیر میدان جنگ میں ٹھہرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ تا کہ مسلمان اگر تھوڑے ہوں تو اللہ کی مدد کے طالب رہیں اور اللہ بھی کثرت ذکر کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ رہے اور اگر مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں تو کثرت کی وجہ سے ان کے اندر غرور پیدا نہ ہو، بلکہ اصل توجہ اللہ کی امداد ہی رہے۔ اب اگر فتح کے خواہشمند اہل ایمان یہ آداب سامنے رکھیں گے تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

آیت نمبر 46

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلو (اور آپس میں جھگڑانہ کر کہ) (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کی مددگار ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مومنین کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ اپنے جذبات و خواہشات کو قابو میں رکھیں۔ جلد بازی، گھبراہٹ، لالچ اور نامناسب جوش سے بچیں۔ ٹھنڈے دل اور قوت فیصلہ کے ساتھ کام کریں۔ خطرات اور مشکلات سامنے ہوں تو ان کے قدموں میں لغزش نہ آئے۔ اشتعال انگیز مواقع پیش آئیں تو غصے کی حالت میں ان سے کوئی ناپسندیدہ حرکت سرزد نہ ہونے پائے۔ اسی طرح اگر وہ اس دوران اختلاف کا شکار ہو جائیں تو ان کی ہمت پست ہو جائے گی اور کفار پر ان کا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا جو مسلمانوں کی شکست کی وجہ بن سکتا ہے اور اس دوران پیدا ہونے والی مشکلات کو برداشت کرنے ان پر قابو پانے کو اپنا شعار بنایا جائے اور یہ یاد رکھیں کہ اگر ایسی مشکلات میں صبر کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا۔

آیت نمبر: 47

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرَنًا □ يَأْتِي النَّاسَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اترتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو کفار کا طرز عمل اپنانے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ طرز عمل یہ ہے کہ ابو جہل اپنا لشکر لے کر مکہ سے بڑی دھوم دھام اور غرور و تکبر سے نکلا تھا تا کہ مسلمان یہ دیکھ کر ہی مرعوب ہو جائیں۔ نیز دوسرے قبائل عرب پر ان کی دھاک بیٹھ جائے۔ گویا اس وقت تک ابو جہل کا ارادہ صرف اپنی شان و شوکت جتانے اور مسلمانوں پر عرب طاری کرنے کا تھا، لڑائی کا نہ تھا۔ جب مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت وہاں پہنچ گئے اور لڑائی کی فضا بن گئی تو چند سرداروں نے ابو جہل کو جنگ کرنے سے روکا۔ مگر اس کے غرور نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ جن لوگوں نے اسے لڑائی روک دینے کا مشورہ دیا تھا انہیں بزدلی کے طعنے دینے لگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو گئی اور ابو جہل کو بالخصوص اس عذاب سے دو چار ہونا پڑا۔ اس کی موت دونوں جوان لڑکوں کے ہاتھ واقع ہوئی اور وہ نہایت ذلت کی موت مرا۔ بہر حال اس آیت میں مسلمانوں کو آگاہ فرمایا کہ جہاد محض قتل و غارت کا نام نہیں، بلکہ عظیم الشان عبادت ہے۔ اور اگر عبادت میں دکھاو اور ریا کاری ہو تو اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں۔ لہذا اہل ایمان کو کفار کی طرح غرور و تکبر اپنانے سے منع کیا گیا۔

آیت نمبر 48

وَإِذْ زَيْنَ لَهْمُ الشَّيْطَانِ أَعْمَاهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ

ترجمہ: اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ قریش اور بنو کنانہ کی آپس میں دشمنی تھی اور انہیں یہ خطرہ تھا کہ بنو کنانہ کہیں مسلمانوں کی حمایت کر کے ہمارے لیے خطرہ یا شکست کا باعث نہ بن جائیں۔ ان کے اس خدشہ کو مٹانے کے لیے شیطان خود بنو کنانہ کے رئیس سراقہ بن مالک کی شکل میں کافروں کے لشکر میں آیا اور ابو جہل سے اسکی تعریفیں کیں، جنگی تیاری پر شاباش دی اور کہنے لگا کہ ہماری طرف سے تم لوگ بالکل مطمئن رہو۔ اس معاملہ میں ہم لوگ تمہاری حمایت کریں گے اور مل کر مسلمانوں کو نیست و نابود کریں گے۔ ویسے بھی تم لوگوں کی فتح یقینی ہے۔ تمہاری اتنی بڑی جماعت کے سامنے ان تھوڑے مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے۔

فَلَمَّا تَرَا □ يَأْتِي الْفُتْنَنَ نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ □ يَأْتِي فَنَكُمُ إِنِّي أَزَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہو گئیں تو پسپا ہو کر چل دیا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا سخت عذاب کر نوا ہے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب جنگ کا میدان سجا اور فوجیں آمنے سامنے ہوئیں اور شیطان نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے اترتے دیکھے تو اس نے یہ اندازہ کر لیا کہ اب مشرکین کی شکست یقینی ہے تو وہاں سے کھسکے لگا۔ ابو جہل نے جب اسے بھاگتے دیکھا تو کہا عین مشکل کے وقت کہاں جاتے ہو؟ کہنے لگا میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے وہ تم نہیں دیکھ سکتے۔ یہ کہہ کر چلتا بنا۔ اس وقت بھی شیطان نے اپنے ساتھیوں کو یہ نہ بتایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اس کے مطابق تمہاری ہلاکت ہونے والی ہے۔ لہذا تم برے وقت سے بچنے کی کوئی ترکیب سوچ لو۔ بلکہ انہیں دغا دے کر واپس چلا گیا۔ شیطان کا یہ عمل اس لئے بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت شدید ہوتا ہے اور اس کا مقابلہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- فَأَنْبِئُوا كَاسْمٰى هِيَ: (الف) اور جان رکھو (ب) آگاہ رہو (ج) وہ اٹلے پاؤ پھر گیا (د) تو ثابت قدم رہو
 - 2- فَتَنَّفَسْ لَوْ اَ كَاسْمٰى هِيَ: (الف) پس تم ہمت ہار جاؤ گے (ب) پس تم مار کھاؤ گے (ج) تمہاری جیت ہوگی (د) فتح تمہاری ہے
 - 3- فَتَنَّفَسْ لَوْ اَ كَاسْمٰى هِيَ: (الف) پس تم بزدل ہو جاؤ گے (ب) پس تم مار کھاؤ گے (ج) تمہاری جیت ہوگی (د) فتح تمہاری ہے
 - 4- بَطْرًا كَاسْمٰى هِيَ- (الف) رحم دل ہو جاؤ (ب) حمایتی بن کر (ج) دکھاوا کرتے ہوئے (د) اتراتے ہوئے
 - 5- جَارٌ "كَاسْمٰى هِيَ: (الف) قریب ترین (ب) بھائی (ج) حمایتی (د) قریبی رشتہ دار
 - 6- جَارٌ "كَاسْمٰى هِيَ: (الف) قریب ترین (ب) بھائی (ج) معاون (د) قریبی رشتہ دار
 - 7- جَارٌ "كَاسْمٰى هِيَ: (الف) قریب ترین (ب) بھائی (ج) ہمسائیہ (د) قریبی رشتہ دار
 - 8- جَارٌ "كَاسْمٰى هِيَ: (الف) قریب ترین (ب) بھائی (ج) رفیق (د) قریبی رشتہ دار
 - 9- تَوَارِثٰتٌ كَاسْمٰى هِيَ: (الف) آمنے سامنے ملاقات (ب) آمنے سامنے ہوئے (ج) رات کا آخری پہر (د) شاندار افتتاح
 - 10- نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ كَاسْمٰى هِيَ- (الف) تم ہمت ہار جاؤ گے (ب) اتراتے ہوئے (ج) پڑوسی (د) وہ اٹلے پاؤ پھر گیا

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

- 11۔ اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ حاصل کرو۔
(الف) مالِ غنیمت (ب) استقامت (ج) مراد (د) فتح
- 12۔ اور جب ----- نے اُن کے اعمال اُن کو آراستہ کر کے دکھائے۔
(الف) انسانوں (ب) جنوں (ج) فرشتوں (د) شیطانوں
- 13۔ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر نہ ہوگا۔
(الف) مہربان (ب) غالب (ج) سخت (د) نرم
- 14۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑانہ کرو ورنہ:

قرآن مجید

سورۃ الانفال رکوع نمبر 6

- 15 (الف) برباد ہو جاؤ گے (ب) بزدل ہو جاؤ گے (ج) بدنام ہو جاؤ گے (د) ختم ہو جاؤ گے۔
ان لوگوں جیسا نہ ہو جانا جو گھروں سے نکل آئے:
- 16 (الف) بھاگتے ہوئے (ب) گاتے ہوئے (ج) اتراتے ہوئے (د) دعا مانگتے ہوئے
اور جو یہ اعمال کرتے ہیں اللہ:
- 17 (الف) احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (ب) انہیں دیکھ رہا ہے (ج) اللہ ان سے باخبر ہے (د) اللہ جانتا ہے
آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم:
- 18 (الف) سخت دل ہو جاؤ گے (ب) بزدل ہو جاؤ گے (ج) مارے جاؤ گے (د) غمگین ہو جاؤ گے
اگر تم آپس میں جھگڑو گے تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور۔
- (الف) تو تمہارا اقبال جاتا رہے گا (ب) عذاب ہوگا
(ج) ثواب ہوگا (د) کوئی بھی نہیں
- 19 خدام دگا رہے:
- 20 (الف) صابریں کا (ب) صادقین کا (ج) متقین کا (د) مرسلین کا
تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔
- (الف) سخت دل ہوئے تو (ب) آپس میں جھگڑا کیا تو (ج) نافرمان ہونے پر (د) بارش ہوگئی تو
- اضافی سوالات
- 21 جنگ بدر کے موقع پر شیطان نے کافروں سے کہا کہ:
- (الف) میں تمہارا رفیق ہوں (ب) میں تمہارا خادم ہوں (ج) میں تمہارا اہم دروہوں (د) میں تمہارا سردار ہوں
- 22 میدان جنگ کا سب سے کامیاب ہتھیار ہے:
- (الف) تیز دھار تلوار (ب) ثابت قدمی (ج) جنگی چال (د) چالاکي
- 23 غزوہ بدر میں شیطان نے اعمال آراستہ کر کے دکھائے:
- (الف) منافقوں کے (ب) مسلمانوں کے (ج) کافروں کے (د) عیسائیوں کے
- 24 میدان بدر سے شیطان بھاگا:
- (الف) جنوں کو دیکھ کر (ب) فرشتوں کو دیکھ کر (ج) مسلمانوں کو دیکھ کر (د) کافروں کو دیکھ کر
- 25 کفار کو اُکسا کر اور اشتعال دلا کر میدان جنگ میں لایا تھا:
- (الف) ابوسفیان کو (ب) ابوجہل کو (ج) شیطان (د) ابولہب
- 26 میدان بدر میں فرشتے دیکھ کر کون پسا ہو کر بھاگا؟
- (الف) ابوسفیان (ب) ابوجہل (ج) شیطان (د) ابولہب
- 27 آپس میں جھگڑا کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا؟

- 28 اَلْفِتْنِیْنِ کا معنی ہے۔
(الف) بزدل ہو جائیں گے
(ج) اُن کا اقبال جاتا رہے گا
(ب) اُن کا تعلق ختم ہو جائے گا
(د) دونوں الف اور ج
- 29 لَا تَنَازَعُوا کا معنی ہے۔
(الف) دونوں فوجیں
(ج) کفار کی فوج
(ب) لشکر
(د) دو قومیں
- 30 مُجْبِطٌ کا معنی ہے۔
(الف) آپس میں جھگڑانہ کرو
(ج) احاطہ کرنے والا
(ب) دائرہ کار
(د) شفیق
- (الف) وفا کرنے والا
(ج) احاطہ کرنے والا
(ب) دائرہ کار
(د) شفیق

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	د	2	الف	3	الف	4	د	5	ج	6	ج	7	ج	8	ج	9	الف	10	د
11	ج	12	د	13	ب	14	ب	15	ج	16	الف	17	ب	18	الف	19	الف	20	ب
21	الف	22	ب	23	ج	24	ب	25	ج	26	ج	27	د	28	الف	29	الف	30	ب

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

- س 1۔ کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟
ج۔ کرنے کے کام:

کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو درج ذیل کام کرنے حکم دیا گیا ہے:

- 1۔ ثابت قدم رہو یعنی کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرو
2۔ خدا کو بہت یاد کرو
3۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
نہ کرنے کے کام:

کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو درج ذیل باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا:

- 1۔ آپس میں جھگڑا اور اختلاف نہ کرو ۲۔ اتراتے ہوئے میدان جنگ کی طرف نہ جاؤ ۳۔ دکھاوانہ کرو
س 2۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا رد عمل کیا تھا؟
ج۔ فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا رد عمل

غزوہ بدر کے موقع پر شیطان ایک عرب سردار سراقہ بن مالک کی شکل میں کفار کے سردار ابو جہل کے پاس آیا اور اسے کہا کہ آج کے دن میں تمہارا ساتھی ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ مگر جب شیطان مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھا تو ابو جہل کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر اٹلے پاؤں بھاگا کہنے لگا:

”میرا تم سے کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں میں تو ایسی چیزیں (یعنی فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

- س 3۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا الْقِيَمَةُ فُتِنَتْ فَاثْبِتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ کا مفہوم تحریر کریں۔

سورة الانفال رکوع نمبر 6

قرآن مجید

ج۔ ترجمہ: ”مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کرو۔“
مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو لڑائی کے وہ آداب بتائے جا رہے ہیں جن کی بدولت اہل ایمان جنگ جیت سکتے ہیں۔ سب سے پہلی بات ثابت قدمی اور استقلال ہے، کیونکہ اس کے بغیر میدان جنگ میں ٹھہرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ تا کہ مسلمان اگر تھوڑے ہوں تو اللہ کی مدد کے طالب رہیں اور اللہ بھی کثرت ذکر کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ رہے اور اگر مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں تو کثرت کی وجہ سے ان کے اندر غرور پیدا نہ ہو، بلکہ اصل توجہ اللہ کی امداد ہی رہے۔ اب اگر فتح کے خواہشمند اہل ایمان یہ آداب سامنے رکھیں گے تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

س4۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَعْتَائِهِمْ لَوْ أَنَّهُمْ لَمَّا عَصَوْا لَآتَيْنَهُم مِّنْ لَّدُنَّ اللَّهِ فَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔“

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مومنین کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ اپنے جذبات و خواہشات کو قابو میں رکھیں۔ جلد بازی، گھبراہٹ، لالچ اور نامناسب جوش سے بچیں۔ ٹھنڈے دل اور قوت فیصلہ کے ساتھ کام کریں۔ خطرات اور مشکلات سامنے ہوں تو ان کے قدموں میں لغزش نہ آئے۔ اشتعال انگیز مواقع پیش آئیں تو غصے کی حالت میں ان سے کوئی ناپسندیدہ حرکت سرزد نہ ہونے پائے۔ اسی طرح اگر وہ اس دوران اختلاف کا شکار ہو جائیں تو ان کی ہمت پست ہو جائے گی اور کفار پر ان کا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا جو مسلمانوں کی شکست کی وجہ بن سکتا ہے اور اس دوران پیدا ہونے والی مشکلات کو برداشت کرنے ان پر قابو پانے کو اپنا شعار بنایا جائے اور یہ یاد رکھیں کہ اگر ایسی مشکلات میں صبر کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا۔

س5۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرَأَيْتُمُ النَّاسَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُجِيبٌ ۝ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اترتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔“

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو کفار کا طرز عمل اپنانے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ طرز عمل یہ ہے کہ ابو جہل اپنا لشکر لے کر مکہ سے بڑی دھوم دھام اور غرور و تکبر سے نکلا تھا تا کہ مسلمان یہ دیکھ کر ہی مرعوب ہو جائیں۔ نیز دوسرے قبائل عرب پر ان کی دھاک بیٹھ جائے۔ گویا اس وقت تک ابو جہل کا ارادہ صرف اپنی شان و شوکت جتانے اور مسلمانوں پر رعب طاری کرنے کا تھا، لڑائی کا نہ تھا۔ جب مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت وہاں پہنچ گئے اور لڑائی کی فضا بن گئی تو چند سرداروں نے ابو جہل کو جنگ کرنے سے روکا۔ مگر اس کے غرور نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ جن لوگوں نے اسے لڑائی روک دینے کا مشورہ دیا تھا انہیں بزدلی کے طعنے دینے لگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو گئی اور ابو جہل کو بالخصوص اس عذاب سے دو چار ہونا پڑا۔ اس کی موت دونوں جوان لڑکوں کے ہاتھ واقع ہوئی اور وہ نہایت ذلت کی موت مرا۔ بہر حال اس آیت میں مسلمانوں کو آگاہ فرمایا کہ جہاد محض قتل و غارت کا نام نہیں، بلکہ عظیم الشان عبادت ہے۔ اور اگر عبادت میں دکھاو اور ریا کاری ہو تو اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں۔ لہذا اہل ایمان کو کفار کی طرح غرور و تکبر اپنانے سے منع کیا گیا۔

اضافی سوالات

قرآن مجید

سورۃ الانفال رکوع نمبر 6

س6۔ ”إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ“ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ترجمہ: ”میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔“

یہ الفاظ شیطان نے میدان بدر میں کہے تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر شیطان ایک عرب سردار کی شکل میں کفار کے سردار ابو جہل کے پاس آیا اور اسے کہا کہ آج کے دن میں تمہارا ساتھی ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ مگر جب شیطان مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھا تو ابو جہل کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر اٹھے پاؤں بھاگا کہنے لگا میرا تم سے کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں میں تو ایسی چیزیں (یعنی فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

س7۔ ”وَلَا تَنزَاغُوا“ کا مفہوم بیان کریں؟

ج۔ ترجمہ: ”اور آپس میں نہ جھگڑنا۔“

میدان جنگ میں جہاں شوق شہادت اور بلند حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے وہیں اتحاد اور یک جہتی بھی ضروری ہوتی ہے۔ اگر فوجیں اختلاف رائے کا شکار ہو جائیں تو ان کی قوت منتشر ہو جاتی ہے۔ جس سے فتح شکست میں بدل جاتی ہے۔ اس آیت میں بھی مسلمانوں کو یہی نصیحت کی جا رہی ہے کہ جب تمہارا آمناسا مناد شمن فوج سے ہو تو آپس میں نہ جھگڑنا۔

س8۔ کفار جنگ کے لیے اپنے گھروں سے کیسے نکلے؟

ج۔ کفار کا گھروں سے نکلنا

کفار جنگ کے لیے اپنے گھروں سے فخر و غرور سے اٹھتے ہوئے اور لوگوں کو شان و شوکت دکھاتے ہوئے نکلے۔

س9۔ شیطان نے کفار کو ان کے اعمال کس طرح آراستہ کر کے دکھائے؟

ج۔ کفار کے اعمال

شیطان نے غزوہ بدر کے موقع پر ایک عرب سردار کی شکل اپنائی اور ابو جہل کے پاس جا کر کہا:

”آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں“

س10۔ نَكْصَ عَلَىٰ عَقَبَيْهِ کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”وہ اٹھے پاؤں پھر گیا“

غزوہ بدر کے موقع پر جب شیطان نے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھا تو ابو جہل کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر

”اٹھے پاؤں بھاگا“ کہنے لگا میرا تم سے کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں میں تو ایسی چیزیں (یعنی فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں

اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

س11۔ نزول ملائکہ پر شیطان نے کیا رد عمل دکھایا؟

ج۔ شیطان کا رد عمل

غزوہ بدر کے موقع پر شیطان ایک عرب سردار سراقہ بن مالک کی شکل میں کفار کے سردار ابو جہل کے پاس آیا اور اسے کہا کہ آج کے دن میں تمہارا ساتھی ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ مگر جب شیطان مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھا تو ابو جہل کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر اٹھے پاؤں بھاگا کہنے لگا:

”میرا تم سے کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں میں تو ایسی چیزیں (یعنی فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

س12۔ فِئَةً أَوْ تَنفِلْ حُزْنَ کے معانی لکھیں۔

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 6

ج۔ الفاظ کے معانی

ثَفْلٍ خُونٍ: تم مراد حاصل کرو

فِتْنَةً: جماعت

س13۔ فَتَفْشَلُوا اور وَاضِبُوا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَاضِبُوا: اور صبر سے کام لو

فَتَفْشَلُوا: تم بزدل ہو جاؤ گے

س14۔ رِثًا □ ی النَّاسِ اور مُحِيطٌ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

مُحِيطٌ: احاطہ کئے ہوئے ہے

رِثًا □ ی النَّاسِ: لوگوں کو دکھانے کے لئے

(لاہور پورڈ: 2015)

س15۔ بَطَرُوا اور لَفْشَلْتُمْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

لَفْشَلْتُمْ: تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے

بَطَرُوا: اتراتے ہوئے

س16۔ وَادْزَيْنَ اور بَرِي □ ی کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

بَرِي □ ی: بے تعلق، بے واسطہ

وَادْزَيْنَ: اور جب آراستہ کر کے دکھائے

Free ILM .Com